رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۱ | ۲۳ ماہ نبوت ۱۳۲۶ ھش | ۹ محرم الحرام ۱۳۶۷ ھ | ۲۳ نومبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۵۸

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۲ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۸ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار اور جسم میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت دے فرمائیں۔

جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ اطلاع دیتی ہیں کہ لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۴۷ء کو چار بجے شام رتن باغ میں احمدی مستورات کا ایک ضروری جلسہ منعقد ہوگا۔ تمام بہنوں کو وقت مقررہ پر پہنچ جانا چاہیئے ؞

پاکستان کی خاطر اسلامی ممالک کا ہر فرد اپنا خون بہانے کے لئے تیار ہے

رشوت ستانی کے خلاف حکومت کے اقدامات

لاہور ۲۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عنقریب مغربی پنجاب کی حکومت ایک ٹریبونل مقرر کرنے والی ہے۔ بعض سرکاری افسروں پر رشوت ستانی وغیرہ کے الزامات ہیں ٹریبونل ان الزامات کی تحقیقات کرے گا۔

کلرکوں وغیرہ کے متعلق تحقیقات کے لئے بھی ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی ۔ (ا۔پ)

ہندوستانی طیارے کی کوہالہ کے پل پر بمباری

لاہور ۲۲ نومبر۔ راولپنڈی سے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ آج سوا دو بجے بعد دوپہر رائل انڈین ایرفورس کے ایک طیارے نے کوہالہ کے پل پر بمباری کی۔ حفاظتی فوجوں نے اس پر فائر کئے۔ مگر یہ پتہ نہیں لگ سکا کہ آیا طیارے کو کوئی نقصان پہنچا یا نہیں۔

یاد رہے کہ اس سے پہلے بھی ہندوستانی ہوائی فوج کی طرف سے اس پل پر بمباری ہو چکی ہے حالانکہ یہ پل پاکستان حکومت اور کشمیر کی حکومت کی مشترکہ ملکیت ہے۔ (ا۔پ)

بیرونی ممالک میں پاکستان کے نئے عہدہ دار

کراچی ۲۲ نومبر ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب کو پاکستان کی طرف سے انگلستان میں ایجوکیشنل لیزن آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔ اور امریکہ میں اس عہدے پر ڈاکٹر امداد حسین پی۔ ایچ۔ ڈی مقرر ہوئے ہیں ؞ (ا۔پ)

مسلمانان پاکستان اپنے آپکو اکیلا مت سمجھیں

تمام اسلامی دنیا ان کی پشت پر ہے

لاہور ۲۲ نومبر۔ مسلم برادرہڈ ایسوسی ایشن قاہرہ کے راہنمائے اعلیٰ شیخ حسن البنّا نے پاکستان کے وزیر اعظم لیاقت علی خان صاحب کے نام جو ذاتی پیغام مصر کے دو مشہور اخبار نویسوں کے ہاتھ ارسال کیا تھا۔ آج مسٹر صالح اشمادی نے وہ پیغام وزیر اعظم پاکستان کی خدمت میں پیش کیا۔

شیخ حسن نے پیغام میں قیام پاکستان پر دلی مبارکباد دیتے ہوئے لیاقت علی خان کو یقین دلایا ہے۔ کہ مسلمانان پاکستان اپنے آپ کو اکیلا مت سمجھیں۔ تمام دنیائے عرب اور دیگر اسلامی ممالک ان کی پشت پر ہیں۔ اور ان کے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کی اور کوئی بات نہیں۔ کہ وہ نشاۃ پاکستان کے لئے وقت آنے پر اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیں ؞

شیخ حسن نے خط کے آخیر میں امید ظاہر کی ہے۔ کہ پاکستان اسلامی تہذیب کو دوبارہ زندہ کریگا اور یہاں حکومت کی بنیاد خالص اسلامی اصولوں پر رکھی جائے گی۔

سہروردی پارلیمنٹری سیاسیات سے علیحدہ ہو گئے ہیں

"میں دونوں حکومتوں میں امن اور اتحاد پیدا کرنے کے لئے کام کرنا چاہتا ہوں"

کلکتہ ۲۲ نومبر۔ بنگال کے سابق وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی دہلی میں گاندھی جی سے ملاقات کرنے کے بعد واپس کلکتہ پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں اس ارادے کا اظہار کیا ہے۔ کہ آپ ملک کی پارلیمنٹری سیاسیات سے علیحدہ ہو کر ہندوستان اور پاکستان میں امن اور اتحاد کی فضا پیدا کرنے کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا میں مشرقی بنگال کی اسمبلی سے بھی علیحدہ ہو جاؤنگا اور ممکن ہے کہ اپنے کام کو دلجمعی کے ساتھ کرنے کی غرض سے پاکستان دستور ساز اسمبلی سے بھی علیحدہ ہو جاؤں

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

کشمیر میں ہندوستانی طیاروں کی شدید بمباری ۔ میرپور کے محاذ پر آزاد فوج کی مسلسل پیشقدمی

سات ہزار فٹ کی بلندی پر گھمسان کی لڑائی

دشمن کو پیچھے دھکیلا جا رہا ہے

بارہ مولا فرنٹ ۲۲ نومبر۔ آزاد کشمیر فوج کے کمانڈنگ جنرل نے سوڈی کے مغربی محاذ پر آزاد فوجوں کے طریق عمل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ باوجود انتہائی شدید طور پر سرد ہونے کے ہماری فوجیں سات ہزار فٹ بلند مقام پر ڈٹی ہوئی ہیں۔ اور دشمن کو پیچھے دھکیلتی چلی جا رہی ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں محاذ جنگ پر مصروف عمل جرنیل نے کہا۔ اب جلد ہی جنگ جیت لینے کی امید ہے۔ آزاد فوجوں کو نئی ترتیب دی گئی ہے۔ جس سے ہر سپاہی میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہو گیا ہے۔ غداروں اور لوٹ مار مچانے والے عنصر سے فوجوں کو پاک کر دیا گیا ہے۔

پاکستان معاہدوں کی خلاف ورزی کر رہا ہے؟

پنڈت نہرو کا الزام

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ ہندوستان کی مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا۔ مختلف آرڈیننسوں کے متعلق حکومت پاکستان کے ساتھ حکومت ہند نے جو سمجھوتے کئے تھے۔ پاکستان کی مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں نے ان میں سے بعض کو عملاً توڑ دیا ہے۔

کراچی کا سونا بمبئی میں!

ہندو تاجر خوب ہاتھ رنگ رہے ہیں

کراچی ۲۲ نومبر۔ ڈان کے خاص نامہ نگار نے اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ پاکستان سے بڑے طریق پر قیمتی دھاتیں لا لا کر بمبئی کے سوداگر زیادہ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ بمبئی میں سونا ۱۰۳/۸ فی تولہ کے حساب سے بک رہا ہے جب کہ کراچی میں اس کا بھاؤ ۹۹/- روپے فی تولہ ہے۔ دونوں حکومتوں کے اس معاہدہ سے جس کی رو سے [illegible] کی نقل و حرکت پر کوئی پابندی نہیں لگائی جا سکتی۔ ہندو تاجر نہ صرف پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ بلکہ پاکستان کو سونا اور چاندی سے بالکل خالی کرنے کی فکر میں ہیں (ا۔پ)

اغوا شدہ مسلمان عورتوں کی واپسی

دہلی ۲۲ نومبر۔ مشرقی پنجاب کی حکومت نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ صوبہ میں حالات پرسکون ہیں۔ کسی حصہ سے بھی کسی واردات کی خبر موصول نہیں ہوئی۔ پینتالیس اغوا شدہ مسلمان عورتیں اور انتیس مسلمان بچے ضلع امرتسر سے برآمد کر کے آج [illegible] کے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے حوالے کر دیئے گئے۔

برما سے ہائی کمشنر کے عملہ کا ورود

کراچی ۲۲ نومبر۔ پاکستان میں برما کے ہائی کمشنر کا سٹاف آج ایس۔ ایس [illegible] کے ذریعہ بمبئی سے کراچی پہنچ گیا (اورینٹ پریس)

کراچی سے تمام بیرونی تار براہ راست بھیجے جایا کریں گے

کراچی ۲۲ نومبر آج ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آئندہ بمبئی کی بجائے کراچی سے تمام بیرونی ممالک کو سوائے افغانستان اور سیلون کے تار براہ راست بھیجے جایا کریں گے۔ [illegible] افغانستان اور سیلون میں حسب دستور سابقہ طریق ہی قائم رہے گا۔ (ا۔پ)

آسٹریلیا میں فالتو گندم کے لاتعداد ذخیرے

سڈنی ۲۲ نومبر۔ امسال آسٹریلیا میں اس قدر کثرت سے اناج پیدا ہوا تھا کہ اس وقت فالتو ذخیروں کو کمی والے ملکوں میں پہنچانے کے لئے ڈیڑھ سو بحری جہاز خاص اس کام کے لئے فارغ کرنے پڑیں گے۔ اگر یہ جہاز مسلسل آٹھ ماہ تک اس کام پر لگے رہیں۔ تب جا کر یہ ذخیرے ہندوستان۔ ملایا۔ برطانیہ۔ فرانس اور آئرلینڈ وغیرہ میں پہنچیں گے (ا۔پ)

مشرقی پنجاب کے ممبران اسمبلی کی ریفیوجیز منسٹر سے ملاقات

لاہور ۲۲ نومبر۔ شیخ صادق حسین ایم۔ ایل۔ اے نے ۲۴ نومبر کو ۴ بجے شام مشرقی پنجاب سے آنے والے ممبران اسمبلی کو اپنی رہائش گاہ ۲۰۴ لوئر مال لاہور پر مدعو کیا ہے۔ تاکہ راجہ غضنفر علی ریفیوجیز منسٹر کے سامنے مشرقی پنجاب سے آنے والے پناہ گزینوں کی مشکلات پیش کر کے ان کا تدارک کرایا جائے۔ (اورینٹ پریس)

آزاد فوجوں کیلئے گرم کپڑوں کی اپیل

لاہور ۲۲ نومبر۔ کشمیر مسلم ایسوسی ایشن لاہور کے پریزیڈنٹ نے اورینٹ پریس کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے کشمیر میں مجاہدین کے لئے گرم کپڑوں کی اشد ضرورت کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ اب جبکہ سردی کا آغاز ہو چکا ہے مجاہدین گرم کپڑوں کے بغیر لڑائی کو جاری نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے مخیر احباب کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور ہر قسم کے مالی عطیے یا کپڑے ہمارے دفتر ۴۲ ریلوے روڈ لاہور میں بہت جلد پہنچا دیئے جائیں۔

انگریزوں کی طرف سے انڈیا اور پاکستان کی فوجی خدمات

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ توقع کی جاتی ہے کہ بہت جلد فیلڈ مارشل سر کلاڈ آکنلک انگریز فوجی افسروں سے یہ اپیل کریں گے کہ وہ ۳۱ دسمبر کے بعد بھی ہندوستان اور پاکستان کی فوجوں میں کام کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کریں (ا۔پ)

کشمیر میں آزاد فوجوں کی پیش قدمی

لاہور ۲۲ نومبر۔ کشمیر مسلم ایسوسی ایشن لاہور کے تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ میرپور کے جملہ پر آزاد کشمیر فوجوں کی پیش قدمی مسلسل جاری ہے۔ شمال کی طرف سے گلگت کے محاذ پر قبائلی نہایت تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ اس محاذ پر ہندوستانی فوجوں کی مزاحمت بہت کمزور ہے کیونکہ ان کی توجہ دوسرے محاذوں کی طرف زیادہ منعطف معلوم ہوتی ہے۔

آزاد فوجیں ہندوستانی جہازوں کی شدید بمباری کے باوجود ہمت اور جوانمردی سے دشمن کی فوجوں کو پسپا کر رہی ہیں۔ امید ہے کہ مجاہدین کی حوصلہ شکن یلغار بہت جلد ہندوستانی فوج کے چھکے چھڑا دے گی۔ (اورینٹ پریس)

کراچی ۲۲ نومبر۔ امید ہے کہ بیگم تصدق حسین اتوار کو لندن سے کراچی پہنچ جائیں گی۔ آپ مجلس اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کی ممبر تھیں۔

افغانستان کے سفیر خاص کے اعزاز میں پارٹی

کراچی ۲۲ نومبر۔ سردار عبد الرب نشتر وزیر رسل و رسائل پاکستان نے شاہ افغانستان کے خاص نمائندے سردار نجیب اللہ خان کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی۔ حکومت پاکستان کے جملہ وزراء اور مسٹر ایم۔ اے کھوڑو وزیر اعظم صوبہ سندھ اور مسٹر اکرام اللہ سیکرٹری امور خارجہ پاکستان بھی موجود تھے۔ سردار نجیب اللہ خان شاہ افغانستان کے ذاتی نمائندہ ہونے کے علاوہ افغانستان کے وزیر تعلیم بھی ہیں۔

قائد اعظم ریلیف فنڈ کیلئے ۸۰۰۰ روپے کی تھیلی

کراچی ۲۲ نومبر۔ شمالی مغربی سرحدی صوبہ کی ایڈیشنل پولیس نے سردار عبد الرب نشتر وزیر رسل و رسائل (پاکستان) اور خان محمد عباس خان ریونیو منسٹر صوبہ سرحد کے اعزاز میں دعوت دی۔ مسٹر ایچ۔ اے رشید خان سپرنٹنڈنٹ انچارج شمالی مغربی سرحدی صوبہ کی ایڈیشنل پولیس کی طرف سے قائد اعظم کے ریلیف فنڈ میں ۸۰۰۰/- روپے کی تھیلی پیش کی۔ میجر جنرل محمد اکبر خان جی۔ او۔ سی سرحد ایریا بھی دیگر معززین میں شامل تھے

(ا۔پ)

صوبہ سرحد مالی اعانت کا مستحق ہے

کراچی ۲۲ نومبر۔ خان محمد عباس خان ریونیو منسٹر صوبہ سرحد نے اورینٹ پریس کے نمائندہ سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ صوبہ سرحد اس وقت سخت مالی مشکلات سے دوچار ہے۔ جب تک ایک کروڑ روپیہ کی مالی امداد نہ ملے صوبہ کی ترقی کی تجاویز کو عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکتا۔ آپ نے مزید بتایا کہ اس پسماندہ ملک کو ترقی دینے کے لئے پانچسالہ سکیم تیار کی گئی تھی۔ مگر ڈاکٹر خان صاحب کی وزارت نے صوبہ کا دیوالہ نکال دیا تھا جس کی وجہ سے سکیم ادھوری رہی۔ اب ہماری نظریں مرکزی حکومت پر لگی ہوئی ہیں۔ کہ وہ ہمیں مالی اعانت دے گی۔

قائد اعظم ریلیف فنڈ

کراچی ۲۲ نومبر۔ قائد اعظم ریلیف فنڈ میں جس قدر رقوم جمع ہوئی ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے

نقد روپیہ ۱-۱۰-۷۴۸۱۴ و ۹۰ و ۱

بذریعہ چیک ۶-۰-۹۱۳ و ۴۳۳ و ۲۲

میزان ۴-۱۱-۷۴۷۸ و ۵۴ و ۲۴

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۴۷ء

کانگرس ریزولیوشن

(۲)

کانگرس ریزولیوشن کی کمزوریاں

ہم لکھ چکے ہیں۔ کہ کانگرس ریزولیوشن میں پاکستان اور ہندوستان میں امن کے قیام کے لئے جو تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ وہ نہایت مناسب ہیں مگر اس کے ساتھ ہی اس میں کچھ کمزوریاں بھی باقی رہ گئی ہیں۔ اس ریزولیوشن میں اس امر کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ کہ ان حالات کے پیدا کرنے والوں کو جن کی وجہ سے اقلیتوں کو گھر چھوڑنے پڑے پکڑا جائے اور انہیں سزا دی جائے۔ دنیا کا کوئی انسان بھی اس امر کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ کہ ایک کروڑ کے قریب آدمی جس نے اپنے وطن کو چھوڑا ہے۔ بغیر کسی وجہ کے اپنے وطن کو چھوڑ کر دوسری طرف چلا گیا ہے۔

یا ان لوگوں کی ہم مذہب حکومتوں نے انہیں اپنی طرف بلایا ہے۔ اور یا پھر غیر مذاہب کے لوگوں نے یا غیر مذاہب کی اکثریت والی حکومتوں نے انہیں مجبور کر کے اپنے گھروں سے نکالا ہے۔ ان دو صورتوں کے سوا کوئی تیسری صورت ممکن نہیں۔ اگر تو پاکستان کی حکومت نے ہندوستان میں رہنے والے مسلمانوں کو بلایا ہے یا پاکستان کی مسلم انجمنوں نے ہندوستان کے رہنے والے مسلمانوں کو بلایا ہے۔ یا پاکستان میں رہنے والے ہندوؤں کو ہندوستان کی گورنمنٹ نے بلایا ہے۔ یا ہندوستان کی ہندو یا سکھ انجمنوں نے بلایا ہے۔ تو کانگرس کا ریزولیوشن بالکل ادھورا رہ جاتا ہے۔ کیونکہ کانگرس کے ریزولیوشن میں اس قسم کی نقل مکانی کے خلاف کوئی بات نہیں پائی جاتی۔ حالانکہ اس کے خلاف ضرور آواز اٹھائی جانی چاہیئے تھی۔ اگر اس کے برخلاف حکومتوں یا حاکموں یا غیر مذاہب کے افراد نے ہندوستان سے مسلمانوں اور پاکستان سے ہندوؤں اور سکھوں کو نکلوایا ہے۔ تو وہ لوگ جنہوں نے ایسا کیا۔ ان کے خلاف بھی تو کوئی قدم اٹھانا چاہیئے۔ کانگرس جب یہ کہتی ہے۔ کہ وہ حالات بدلے جائیں جن کے باعث ہندوستان اور پاکستان سے مسلمان اور ہندو نکلنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ تو اسکے معنے اس کے سوا اور کیا ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے ہندوستان سے مسلمانوں کو اور پاکستان سے ہندوؤں یا سکھوں کو نکالا۔ آئندہ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ لیکن کیا اس ریزولیوشن کا ان لوگوں پر کوئی بھی اثر ہو سکتا ہے۔ جنہوں نے پچاس لاکھ مسلمانوں کو گورنمنٹ کی آنکھوں کے سامنے پنجاب سے نکال دیا۔ یا چالیس لاکھ ہندوؤں اور سکھوں کو گورنمنٹ کی آنکھوں کے سامنے پاکستان سے نکال دیا۔ اگر یہ سب کے سب لوگ غیر مذاہب کے ظلموں کی وجہ سے نکلے تھے تو ان ظلم کرنے والوں کے خلاف دونوں حکومتوں نے کیا کارروائی کی ہے۔ اگر آئندہ کسی کارروائی کے کرنے کا کانگرس حکم دیتی ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ سمجھتی ہے کہ ہمیں یہ طاقت حاصل ہے کہ ہم ان لوگوں کو سزا دے سکیں۔ اور اگر واقعہ میں کانگرس یہ سمجھتی ہے۔ کہ وہ ان مجرموں کو سزا دے سکتی ہے۔ تو کیوں وہ ان جرائم پر سزا نہیں دیتی۔ جو اس وقت تک صادر ہو چکے ہیں۔ مشرقی پنجاب میں اب مسلمان رہ ہی کتنے گئے ہیں۔ آٹھ یا دس لاکھ آدمی ریفیوجی کیمپوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور جالندھر ڈویژن میں سوائے قادیان کے اور کسی گاؤں یا قصبہ میں مسلمان نہیں۔ انبالہ ڈویژن کے بعض شہروں اور قصبوں میں مسلمان ابھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن نکالے جانے والوں اور مارے جانے والوں کی تعداد سے ان کی کوئی بھی نسبت نہیں۔ پس یہ اعلان کرنا کہ یہ جو تھوڑے سے آدمی رہ گئے ہیں۔ اگر ان پر کوئی ظلم کرے گا۔ تو ہم سختی سے کام لیں گے ایک بے معنی سا اعلان ہے۔ وہ لاکھوں آدمی جو مارا جا چکا ہے۔ اور وہ ہزارہا عورت جس کو زبردستی چھین لیا گیا ہے۔ اور وہ اربوں روپیہ کی جائیداد جو جبراً ہتھیا لی گئی ہے۔ اگر یہ فعل بُرا تھا۔ تو کیوں اس کے خلاف کارروائی نہیں کی جاتی۔ کیا یہ بات عجیب نہیں معلوم ہو گی۔ کہ ایک قصبہ جس میں سے سو مسلمان نکل چکا ہے۔ اور دس مسلمان باقی ہیں۔ اور ان سو مسلمانوں کے گھروں پر سکھ اور ہندو قابض ہو چکے ہیں۔ کانگرس کے اعلان کے بعد وہی ہندو اور سکھ جو پہلے مسلمانوں کو نکال کر ان کے گھروں پر قابض ہو چکے ہیں۔ نئے آنے والے سکھوں اور ہندوؤں سے لڑ رہے ہوں گے کہ یہ جو دس مسلمان رہ گئے ہیں۔ ان کو گھروں سے نہ نکالو۔ کیونکہ کانگرس کا ریزولیوشن ہو گیا ہے۔ اور جب وہ نئے آنے والے ہندو اور سکھ کہیں گے۔ کہ تم بھی تو مسلمانوں کو نکال کر ان کے گھروں میں بیٹھے ہو۔ تو وہ پرانے غاصب ان نئے غاصبوں کو کہیں گے۔ کہ کانگرس کا ریزولیوشن پچھلے واقعات کے متعلق نہیں۔ آئندہ کے واقعات کے متعلق ہے۔ ہم نے جتنے آدمی مارے اور جتنے گھر ضبط کئے۔ ان سب کو کانگرس ریزولیوشن نے معاف کر دیا ہے۔ اور آئندہ کے لئے حکم دیا ہے۔ کہ ایسا کام نہیں ہونا چاہیئے۔ کیا ان حالات میں کانگرس کے ریزولیوشن پر کامیابی سے عمل کیا جا سکتا ہے؟ یہی بات ہم پاکستان کے متعلق بھی کہتے ہیں۔ پاکستان میں بھی ایسے مقام ضرور ہیں۔ جہاں سے ہندوؤں کو جبراً نکالا گیا ہے۔ یا ایسے حالات پیدا کر دیئے گئے کہ وہ نکل جائیں۔ اگر پاکستان گورنمنٹ ہندوؤں کو اپنے ملک میں رکھنا چاہتی ہے۔ تو ان کو بھی یہی طریق اختیار کرنا ہو گا۔ کہ جو پچھلے مجرم ہیں۔ ان کو پکڑیں اور سزا دیں۔ آخر لاکھوں آدمی پھونکوں سے تو نہیں مر گئے۔ لوگ اربوں کی جائیداد چھوڑ کر بلا وجہ تو نہیں بھاگ گئے۔ کوئی مارنے والا آدمی ضرور تھا۔ لوگوں کے پاس ایسے ہتھیار ضرور تھے۔ جن سے قتل کی وارداتیں ہوئیں۔ اور حالات ضرور اس طرح بگڑے۔ کہ غیر قوموں کے لوگوں نے اپنے لیے اس ملک میں پناہ کی کوئی صورت نہ دیکھی۔ اور اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ جب تک ان حالات کے پیدا کرنے والوں اور ان قاتلوں اور ان عورتوں کو پکڑنے والوں کو سخت سزائیں نہ دی جائیں گی۔ جن کے افعال نے پاکستان اور ہندوستان سے نکلنے پر اقلیتوں کو مجبور کر دیا ہے۔ اس وقت تک امن کے ریزولیوشن کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ کل کو پھر ایک جوش اٹھے گا۔ اور پھر دونوں طرف خون خرابہ شروع ہو جائیگا۔ اور پھر ملک کی سیاسی انجمنیں ایک ریزولیوشن پاس کر دیں گی۔ کہ آئندہ خبردار ایسا مت ہو۔ کبھی پچھلے حساب کی صفائی کے بغیر آئندہ کی کوئی صفائی ہوا کرتی ہے؟ لاکھوں لاکھ قاتل ہندوستان یونین میں پھر رہا ہے۔ وہ سٹیجوں پر کھڑے ہو کر تقریریں بھی کر رہا ہے۔ وہ اخباروں میں مضامین بھی لکھ رہا ہے۔ وہ کانگرس کے جلسوں میں ممبروں کے طور پر شامل بھی ہو رہا ہے۔ لیکن ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ لاکھوں لاکھ مسلمان جو مارا گیا ہے ان کے خون کی تحقیقات کوئی نہیں ہو رہی۔ ضلع گورداسپور میں ہی جس سے سات لاکھ کے قریب مسلمانوں کو مار کر نکال دیا گیا ہے دو اڑھائی سو مسلمان اس لئے جیل خانوں میں سڑ رہے ہیں۔ کہ انہوں نے سکھوں کو یا ہندوؤں کو مارنے کی کوشش کی۔ لیکن سکھ ایک بھی اس جرم میں قید نہیں ہے۔ کہ اس نے مسلمانوں کو مارا اور ان کے گھروں کو لوٹا۔ اور ان کی جائیدادوں پر قبضہ کیا۔ کیا کوئی عقلمند انسان اس بات کو باور کر سکتا ہے۔ کہ حکومت کو اس قوم کے مجرم تو نظر آ سکتے تھے۔ جن کو ہزاروں کی تعداد میں قتل کیا گیا۔ جن کی سینکڑوں کی تعداد میں عورتیں چھین لی گئیں۔ جن کی سو فی صدی جائیدادوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ لیکن اس قوم کے مجرم اسے بالکل نظر نہیں آئے۔ جنہوں نے ایک ہزار سے زیادہ مسلمان گاؤں کو تباہ کر دیا۔ پانچ سات ہزار سے زیادہ مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ تین چار لاکھ سے زیادہ مویشی ان کے چھین لئے۔ پانچ لاکھ ایکڑ زمین پر قبضہ کر لیا۔ ایک کروڑ سے زیادہ قیمت کے اثاثۃ البیت کو ہتھیا لیا۔ ہمیں حکومت یا کانگرس یہ بتائے تو سہی کہ کم سے کم بھی ایک ضلع میں مسلمانوں کی موت کا اور عورتوں کے نکالے جانے کا اور جائیدادوں پر قبضہ کا اندازہ لگانے کے بعد ان افعال کے مرتکب آخر کتنے آدمی قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ اور جتنے ان لوگوں کی طرف یہ جرم منسوب کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے کتنے آدمی اس وقت حوالات میں ہیں۔ اگر ان تمام حرکات کے بعد ہندو اور سکھ تو حوالات میں نہیں۔ مگر مسلمان حوالات میں ہیں۔ تو کیا کوئی مان سکیگا۔ کہ حکومت ہند نے امن کے قیام کے لئے پوری کوشش کی تھی۔ اور کانگرس کے ریزولیوشن کے مطابق وہ تعریف کی مستحق ہے؟ مگر گذشتہ کو جانے دو۔ کیا کانگرس کے ریزولیوشن میں اس بات کا انتظام کیا گیا ہے۔ کہ اب اس ریزولیوشن کے بعد ان مجرموں کو پکڑا جائے۔ اور ان کو سزا دی جائے۔ اور ان مسلمان ملزموں کو چھوڑا جائے۔ جن کا صرف اتنا قصور تھا۔ کہ وہ مار کھانے والے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے زبان کھول سکتے تھے۔ اور شور مچا سکتے تھے۔ یا ایک تنظیم کے ماتحت ان کو ان مظالم کی جگہوں سے نکال کر لے جانا چاہتے تھے۔ ہم ہندوستان ہی کے متعلق ایسا نہیں سمجھتے۔ پاکستان گورنمنٹ میں بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ اور پاکستان گورنمنٹ کا بھی یہی فرض ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ پاکستان میں سے کچھ ہندو اور سکھ پہلے سے سوچی ہوئی تدبیروں کے ماتحت نکل گئے تھے۔ ہم مانتے ہیں کہ کچھ ہندو اور سکھ اردگرد کے ہندو اور سکھ ہمسایوں کی انگیخت اور ان کے اشارہ سے ہندوستان چلے گئے تھے۔ لیکن ہم اس کا بھی انکار نہیں کر سکتے۔ کہ پاکستان میں سے کچھ ہندو اور سکھ مسلمانوں کے دباؤ اور ان کی سختی کی وجہ سے نکلنے پر مجبور ہوئے۔ کچھ ہندوؤں اور سکھوں کی عورتیں اٹھا لی گئیں۔ کچھ ہندوؤں اور سکھوں کی جائیدادیں لوٹی گئیں۔ کچھ ہندو اور سکھ قتل کئے گئے۔ یہ کام پبلک کی ایک جماعت نے کیا۔ اور بعض افسروں کے اشارہ سے ہوا۔ لیکن ہمیں پاکستان کے متعلق بھی یہ اطلاع نہیں۔ کہ اس میں ان مسلمان مجرموں اور ان افسر مجرموں کو پکڑ کر ان پر مقدمات چلائے گئے ہوں۔ جنہوں نے یہ حرکات کیں۔ جن لوگوں نے ہندوؤں اور سکھوں پر ظلم کیا۔ ان کو مارا۔ ان کی عورتیں نکالیں۔ ان کی جائیدادوں کو لوٹا۔ وہ چند افراد نہیں ہو سکتے تھے۔ وہ یقیناً ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں تھے۔ مگر اس الزام میں تو سینکڑوں بھی نہیں پکڑے گئے۔ آئندہ کا اطمینان گذشتہ جرائم پر ندامت کے اظہار سے پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر پاکستان

اور ہندوستان کی مجلسوں میں مسلمان اور ہندو اور سکھ مجرم اپنی دھوتیاں پھیلائے اور تہبندیں لٹکائے اور چھاتیاں تانے بیٹھے ہوئے پبلک سے تحسین و آفرین کا انعام حاصل کر رہے ہوں۔ تو ایسے ریزولیوشنوں کا نتیجہ نکل ہی کیا سکتا ہے۔ دنیا لفظوں کو نہیں دیکھا کرتی۔ وہ عمل کو دیکھا کرتی ہے۔ جب تک ان مجرموں کے پکڑنے کا انتظام نہیں کیا جائیگا۔ خواہ وہ لاکھوں کی تعداد میں کیوں نہ ہوں۔ جب تک قاتلوں اور لٹیروں کو سزا نہ دی جائیگی۔ اس وقت تک نیک سے نیک نیت سے پاس کئے ہوئے ریزولیوشن بھی بیکار اور بے فائدہ ثابت ہوں گے۔

حسین رضی اللہ عنہ

وہ نام جن کے زبان پر آنے کے ساتھ رفیع و بلند کیفیتیں اور تعظیم و تکریم کے عظیم الشان جذبات دل میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان ناموں میں سے ایک وہ نام بھی ہے۔ جس کو آج ہم نے زیب عنوان بنایا ہے۔ کونسا مسلمان ہے۔ جس کے دل و دماغ پر حسین رضؓ کے نام کو سنتے ہی ایک غیر معمولی کیفیت طاری نہیں ہو جاتی۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا اس نام کے حروف اور ان کی ترکیب میں کوئی ایسی بات ہے۔ جو یہ اثر ہمارے دلوں پر کرتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض وقت محض حروف کا حسن ہی کسی لفظ کی کشش کا باعث ہوتا ہے۔ اور حسینؓ کے لفظ میں بھی وہ حسن ضرور موجود ہے۔ لیکن وہ خاص کیفیت جو اس نام کے لینے اور سننے سے ہمارے دل و دماغ پر چھا جاتی ہے۔ وہ یقیناً صرف اس حسن آواز اور لوچ کی پیداوار نہیں ہے۔ جو ان حروف یا ان کی ترکیب میں ہے۔ جن سے "حسین" کا لفظ بنا ہے۔

تھوڑے سے غور سے ہم کو معلوم ہوگا۔ کہ اس لفظ یا نام کے ساتھ کچھ ایسے عظیم الشان واقعات وابستہ ہو گئے ہیں۔ کہ گو ان واقعات کا پورا پورا نقشہ ہمارے سامنے نہ بھی آئے لیکن جب ہم اس نام کو زبان سے دہراتے ہیں۔ تو جو کیفیت ہمارے دل و دماغ پر چھا جاتی ہے۔ اس کی ساخت میں ان واقعات کا سایہ ضرور لرز رہا ہوتا ہے۔ جو اس انسان کو پیش آئے تھے۔ جس نے میدانِ کربلا میں صداقت کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے نہ صرف اپنی جان کو قربان کر دیا تھا۔ بلکہ اپنے خاندان کے قریباً تمام نرینہ افراد کو اسی غرض کے لئے اپنی آنکھوں سے خاک و خون میں تڑپتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ ہے وہ مجسم سا پس منظر جو اس لفظ یا نام کی پر اثر طاقت کا حقیقی منبع ہے۔ اور اس کو دہراتے ہی ہماری آنکھوں کے سامنے ابھر آتا ہے۔ عربوں میں ویسے تو یہ نام کوئی خاص نام نہ تھا۔ بلکہ عام تھا۔ کئی اشخاص کے نام حسین تھے۔ اس میں کوئی خاص کیفیت یا کشش نہ تھی لیکن اب یہ نام صرف اس عظیم الشان ہستی کا نام ہونے کی وجہ سے کچھ ایسی کیفیتوں کا حامل ہو گیا ہے۔ کہ جب کوئی مسلمان یہ نام سنتا ہے۔ یا اپنی زبان سے دہراتا ہے۔ تو اس کے رگ و پے میں ایک ہیجان سا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف نام میں کچھ نہیں ہوتا۔ یہی نام اب اس قدر عام ہو گیا ہے۔ کہ شاید ہی کوئی گاؤں ہوگا۔ جہاں تین چار نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اشخاص ایسے نہ ہوں۔ جن کا نام حسین ہو۔ لیکن جب ان میں سے ہم کسی کو اس نام سے پکارتے ہیں۔ تو وہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی۔ جو اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب اس نام سے ہماری مراد وہ خاص ہستی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں میں اسکو یہ قبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نام اپنی ذات میں خواہ کتنا بھی اچھا ہو۔ جب تک اس نام کے ساتھ اس شخص کا کام بھی ہمارے دل کی آنکھ میں متشکل نہ ہو محض نام کوئی خاص کیفیت پیدا نہیں کر سکتا۔

ایک پر اثر اور دلکش شعر میں جو الفاظ ہوتے ہیں۔ وہی معمولی الفاظ ہوتے ہیں۔ جو ہم اپنے روزمرہ میں استعمال کرتے ہیں۔ لیکن آپ نے اکثر دیکھا ہوگا۔ کہ شاعر کو بعض وقت اس طرح بھی داد دی جاتی ہے۔ کہ "صاحب آپ نے فلاں لفظ میں جان ڈال دی" یہاں جان ڈالنے کے معنی صرف یہ ہوتے ہیں کہ شاعر نے اس خاص لفظ کو لفظوں کے ایسے ماحول میں رکھ دیا ہے۔ کہ گویا اس میں جان پڑ گئی ہے۔ لفظ کی ذاتی خوبی کی وجہ سے نہیں بلکہ ماحول کی وجہ سے کسی لفظ میں جان پڑتی ہے۔ اسی طرح کسی نام میں اس شخص کے کام کی وجہ سے جان پڑتی ہے۔ جس کا وہ نام ہوتا ہے۔

اب اگر ہم ہزار بار نہیں لاکھ بار حسینؓ حسینؓ اپنی زبان سے رٹیں۔ اور وہ واقعات ہمارے ذہن میں نہ ہوں۔ جو میدانِ کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو پیش آئے تھے۔ وہ استقامت وہ جانبازی وہ قربانی کی روح جو انہوں نے اس وقت دکھائی اگر ہم کو یاد نہ آئے۔ تو محض حسینؓ حسینؓ پکارنے سے نہ تو اس عظیم الشان نام کی وہ عزت و تکریم ہمارے دل میں پیدا ہو سکتی ہے۔ جس کا وہ مستحق ہے۔ اور نہ ہماری اپنی ذات کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ بلکہ ان واقعات کو دہرانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ اگر ہم ان واقعات سے سبق حاصل نہ کریں۔ محض ان واقعات کو دہرا دینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ جب تک ان کو اس طرح پیش نہ کیا جائے۔ کہ سنکر ہم میں بھی ویسے ہی کام کرنے کے جذبات پیدا نہ ہوں۔ ویسا ہی جوش نہ اٹھے۔

وہ شاندار قربانی جو خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بنت حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عظیم الشان بیٹے نے میدانِ کربلا میں پیش کی۔ ہم اسکی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتے۔ ایک معمولی لکھا پڑھا انسان بلکہ ان پڑھ مسلمان بھی کچھ نہ کچھ ان کا علم ضرور رکھتا ہے۔ اس وقت ہم جو کہنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ آؤ اس نام کو ہم بے فائدہ رٹ رٹ کر بدنام نہ کریں۔ بلکہ ان کاموں کی تقلید کی کوشش کریں۔ جو اس ہستی نے میدانِ کربلا میں دکھا کر ایک عالم سے خراجِ تحسین حاصل کیا۔ جن کی وجہ سے یہ معمولی سا نام زندہ ہو گیا۔ اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گیا۔ اور ان باتوں پر غور کریں۔ جن باتوں سے متاثر ہو کر محمد علی جوہر مرحوم نے یہ شعر کہا تھا ؎

مرگِ حسینؓ اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

اس وقت ہر مسلمان میدانِ کربلا میں ہے۔ اگر ہم کو اس میدان میں مرنا ہی ہے۔ تو آؤ ہم بھی حسینؓ کی موت مریں۔ تاکہ اس کی طرح ہمارا نام بھی زندۂ جاوید ہو۔ ورنہ جو پیدا ہوتا ہے۔ ایک دن مرتا ہی ہے۔ کتنے تھے جن کے نام حسینؓ تھے۔ جو مر گئے۔ مگر ان کو کوئی یاد بھی نہیں کرتا۔ مگر ایک حسینؓ ہے۔ صرف ایک "حسینؓ" جس کو دنیا بھلانا بھی چاہے۔ تو نہیں بھلا سکتی۔ جس کو دل سے مٹانا بھی چاہے تو نہیں مٹا سکتی۔ کیونکہ اس حسینؓ نے اپنے نام کو اپنے کام سے صفحۂ ہستی پر پتھر کی لکیر بنا دیا ہے۔ کیونکہ اس نام کی پشت و پناہ وہ عظیم الشان قربانی ہے۔ جو مردہ ناموں کے جسموں میں جان ڈال دیا کرتی ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے نام کو ایسے ماحول میں رکھ دیا ہے جس سے وہ روشنی کا مینار بن گیا ہے۔ اگر تم بھی چاہتے ہو۔ کہ تمہارا نام بھی روشنی کا ایسا مینار بن جائے جو

"شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل"

کے عالم میں دوسروں کو ساحل مراد کا نشان دکھائے۔ تو تم کو بھی وہی کام کرنے ہوں گے۔ جو حسینؓ ابن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کئے۔

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے بھجوائیں

تمام احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ موجودہ شورش سے اس طرح نہ گھبرائیں کہ لڑکے تعلیم سے محروم ہو جائیں۔ چاہیئے کہ سب جو تعلیم دلانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اپنے بچوں کو ایف۔ اے اور بی۔ اے میں داخل کرائیں۔ اور چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے۔ اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پروا نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ کے ساتھ ملتی جائے۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمدؓ خلیفۃ المسیح

ایک ضروری اعلان

احباب جماعت و عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اگست ۱۹۴۷ء کے مہینہ میں اور اس کے بعد اب تک جن افراد یا جماعتہائے احمدیہ نے چندوں کی رقوم قادیان بھجوائی ہیں۔ وہ ان کی تفصیل کہ کب بھجوائیں اور کس ڈاکخانہ سے بھجوائیں نیز رسیدات ڈاکخانہ جو ان کو ملیں ان کا نمبر اور تاریخ بلکہ اصل رسیدیں ہی نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان جودھامل بلڈنگ لاہور کو بھجوا دیں۔ تا بعد پڑتال اگر پتہ لگے۔ کہ رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل نہیں ہوئیں۔ تو ان کو وصول کرنے کا انتظام کیا جائے۔

(نظارت بیت المال)

خریداران الفضل چندہ بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں

پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ ان دنوں محکمہ ڈاک وی۔ پی نہیں بھیجتا۔ اس لئے جو دوست وی۔ پی منگواتے ہیں۔ ان کے ارشاد کی تعمیل نہیں ہو سکتی۔ اخبار صرف اسی صورت میں جاری رہ سکتا ہے۔ کہ چندہ بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھجوایا جائے۔ جن دوستوں کی قیمتیں ختم ہیں۔ وہ بھی بذریعہ منی آرڈر جلد بھجوا دیں ورنہ اخبار بند ہوگا۔ (مینیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

قلبِ یورپ (سوئٹزرلینڈ) میں احمدیت کا قیام

از جناب شیخ ناصر احمد صاحب مجاہد سوئٹزرلینڈ

پہلا سوئس احمدی

اس ملک کے لوگ حیران ہو رہے ہیں۔ کہ اسلام بھی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس کے پیرو دوسروں کو اس میں داخل ہونے کی دعوت دے سکتے ہیں وہ تو اسلام کو ایک نہایت ناقص بلکہ نعوذ باللہ قابل نفرت مذہب سمجھ رہے تھے۔ یہ کیا انقلاب آیا کہ اسلام کے مبلغین ان یورپین ممالک میں بھی تبلیغ اسلام کے لئے نکلے ہوئے ہیں۔ دنیا کی یہ حیرانی یونہی کم ہوتی جائے گی۔ توں توں اسلام کی اصلی شکل اس کے سامنے آئے گی اور پھر خدائی وعدوں اور انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق لوگ اس صداقت کو قبول کر لیں گے۔ یہ حیرت ان لوگوں کی ایک طبعی پیش خیمہ ہے۔ ان کے رجوع الی الاسلام کا

ماہ اکتوبر ہمارا بوجہ رہائش کے ناتسلی بخش انتظام کے نیز بوجہ اس امر کے کہ برادران چوہدری عبد اللطیف صاحب و مولوی غلام احمد بشیر صاحب کے سوئٹزرلینڈ سے چلے جانے کے متعلق ہدایات موصول ہو رہی تھیں۔ لہذا انکے قیام کا عرصہ غیر یقینی تھا۔ بوقت تحریر خاکسار اب اس ملک میں اکیلا ہے۔ ہر دو احباب ۲ نومبر کو زیورک سے دی ہیگ (ہالینڈ) کے لئے روانہ ہو گئے۔ خدا تعالےٰ انہیں وہاں کامیاب وکامران فرمائے۔ احباب سے خاکسار خاص طور پر اپنے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ عمدگی کے ساتھ جملہ امور کو سنبھالنے اور فرائض کو نبھانے کی توفیق بخشے۔ (آمین) ان حالات میں جو تبلیغی کوششیں اس ماہ کی گئیں۔ ان کا ذکر اختصار کے ساتھ کیا جاتا ہے:۔

برادرم بشیر صاحب ایک روز ایک صاحب ہر شمیڈ سے ملنے آئے۔ یہ صاحب اسلامی تعلیم سے ایک حد تک متفق ہیں ان کے ساتھ ایک گھنٹہ تبلیغی گفتگو ہوئی۔ ان کی بیوی بھی موجود تھیں۔ برادرم لطیف صاحب بھی ان سے ملنے گئے۔ جبکہ ان کی بیوی کے علاوہ ایک اور عورت بھی وہاں موجود تھیں۔ سوا گھنٹہ تک ان سے تبلیغی گفتگو ہوئی ایک روز ان صاحب نے ہمیں شام کے کھانے پر بلایا۔ اس موقعہ پر بھی تفصیل کے ساتھ ان سے اسلام کے متعلق باتیں ہوتی رہیں۔

برادرم بشیر صاحب پانچ میٹنگوں میں شامل ہوئے۔ ایک موقعہ پر تین سوالات بھی لیکچرار پر کئے۔ ان مواقع سے واقفیت کا حلقہ وسیع کرنے میں مدد ملتی رہی۔

ایک روز خاکسار کو ایک صاحب ملے۔ جو گفتگو کرنے کی خواہش کی۔ چنانچہ ہم ایک قریبی قہوہ خانہ میں چلے گئے اور دو گھنٹہ تک ان سے اسلام و احمدیت کے متعلق گفتگو ہوئی ایک موقعہ پر خاکسار نے یونیورسٹی میں دو امریکنوں سے احمدیت کے متعلق بات چیت کی۔ ایک روز ایک صاحب ہر کلنگ جن سے پہلے بھی ملاقات ہو چکی ہے۔ اور جو "احمدیہ" کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ ملنے کے لئے آئے۔ برادران لطیف و بشیر صاحبان ان سے دو گھنٹے باتیں کرتے رہے۔ مسیح کی طبعی وفات پر ایک مفصل مضمون بھی جو ہم نے تیار کرایا ہے۔ انہیں مطالعہ کے لئے دیا۔ ایک روز ایک خاتون آئیں اور اپنا نام و پتہ بتائے بغیر ہم سے دس ٹریکٹ قبر مسیح والے لے گئیں۔

ایک روز ایک میٹنگ جس میں ہم شامل ہوئے۔ کے بعد ایک خاتون نے ہم سے گفتگو کرنے کی خواہش کی۔ چنانچہ بعد میں برادرم بشیر صاحب نے ان سے دو روز دو دو گھنٹے گفتگو کی۔ یہ خاتون اب عیسائیت سے بیزار ہو گئیں ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ انہیں اسلام کی صداقت کو سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بشیر صاحب نے ایک شخص کو لٹریچر بھی بھجوایا۔ ایک روز آپ نے ایک شخص سے ۲½ گھنٹے تک تبلیغی گفتگو کی۔ وہاں دو اور اشخاص بھی موجود تھے اسی طرح برادرم بشیر صاحب نے تین تبلیغی خطوط لکھے۔ برادرم لطیف صاحب نے ایک صاحب کو مفصل تبلیغی خط ان کے سوالات کے جواب میں لکھا۔ اور مسیحؑ کی طبعی وفات کے موضوع پر بحث کی۔ ایک روز ایک پادری نے خاکسار سے ملنے کی خواہش کی۔ ان سے برادرم بشیر صاحب ملنے کے لئے گئے اور ایک گھنٹہ تک گفتگو کرتے رہے۔ خاکسار یہاں کے سب سے بڑے اخبار کے ایک ایڈیٹر سے ہندوستان کے حالات کے بارہ میں ملا۔ ان سے احمدیت کے متعلق گفتگو بھی کی۔ ایک صاحب کی خواہش پر قبر مسیح سے متعلقہ لٹریچر بھجوایا گیا۔ ایک اور صاحب کو ان کی خواہش پر گفتگو کے لئے آنے کی دعوت دی گئی۔ ایک خاتون نے اسلام کے متعلق واقفیت چاہی۔ انہیں مفصل خط لکھا اور لٹریچر بھجوایا۔ ایک روز پانچ طلباء کی طرف سے خط آیا۔ کہ وہ اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں وقت دیا گیا اور سوا دو گھنٹے ہم ان کے ساتھ اسلام کے مختلف پہلوؤں مثلاً اسلام اور تلوار، عورت کا درجہ۔ بائبل کی پیشگوئیاں تقدیر وغیرہ پر گفتگو کرتے رہے۔ انہیں لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا۔ بعد میں ایک مضمون عورت کے درجہ کے متعلق مطالعہ کے لئے انہیں بھجوا دیا۔

جرمنی میں تبلیغ اور دو نئی بیعتیں

جرمن سے ایک صاحب کا خط اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے سلسلہ میں آیا۔ انہیں مفصل تبلیغی خط لکھا اور لٹریچر بھجوایا گیا۔ ہمارے نو احمدی بھائی مہر عبد اللہ کو جتے وہاں تبلیغ میں مصروف ہیں۔ اس ماہ کی خوش کن خبر یہ ہے۔ کہ ایک شخص نے جرمنی میں اور ایک شخص نے سوئٹزرلینڈ میں بیعت کی ہے۔ جرمن میں تو ہمارے مذکورہ بالا احمدی بھائی کی بیوی ہیں۔ جن کا اسلامی نام "مبارکہ" رکھا گیا ہے۔ اور سوئٹزرلینڈ میں ایک صاحب ہر جیکب فرائی ہیں جنکا نام مبارک احمد رکھا گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ ایمان واخلاص میں برکت دے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے آمین

ہمارے اس احمدی بھائی نے عید الاضحیہ ہمارے ساتھ ادا کی اور دو دو بار نماز جمعہ میں بھی شامل ہوئے ہیں۔ نماز کے اسباق لے رہے ہیں

ایک خط الجیرز سے فرانسیسی زبان میں ایک صاحب کا آیا۔ انہیں لٹریچر بھجوا دیا گیا۔ اور خط بغرض مفصل کاروائی فرانس میں اپنے مشن کو بھجوا دیا۔

ایک عیسائی رسالہ میں ایک مفصل مضمون ہمارے متعلق نکلا ہے۔ مضمون نگار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی اور دعاوی اور مشنوں کے پھیلنے کا مفصل ذکر کیا ہے۔ حضور کی بعض تحریرات سے اقتباس بھی دئے ہیں۔

خاکسار احباب سے ایک بار پھر خاص دعا کی گذارش کرتا ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے دین کی سچی خدمت کے قابل بنائے۔ آمین

الفضل کے متعلق احباب کی ذمہ داری

الفضل کے ایڈیٹوریل مضامین کی شہرت تمام علمی حلقوں تک پہنچ رہی ہے۔ اور بلند پایہ فاضل انہیں نہایت شاندار تسلیم کر رہے ہیں۔ صرف خبروں کی کمی تھی۔ جو اب پوری ہو گئی۔

اب الفضل روزانہ آپ کو رپورٹر اور اے۔ پی۔ آئی کی تازہ خبریں مہیا کرے گا۔ اس کے لئے ادارہ نے کافی خرچ برداشت کیا ہے۔ اب احباب کا فرض ہے۔ کہ اس کی اشاعت کم سے کم دوگنا کرنے میں پورا زور لگا دیں۔ اس کے بغیر اخراجات کے پورا ہونے کی کوئی صورت نہیں۔

(مینجر)

انگلستان میں سزائے موت

از شیخ ناصر احمد صاحب مجاہد سوئٹزرلینڈ

دنیا میں بالخصوص یورپ کے بہت سے ممالک میں قاتل کو سزائے موت نہیں دی جاتی۔ اب برطانوی پارلیمنٹ کے سامنے ایک بل پیش ہونے والا ہے۔ جس کے دوران میں غالباً یہ سوال بطور تجویز کے اٹھایا جائے گا۔ کہ ایک تجرباتی عرصہ کیلئے برطانیہ میں سزائے موت کو موقوف کر دیا جائے اس کے موافق اور مخالف بہت سی آراء ہیں۔ لیکن اول الذکر کا پلہ بھاری معلوم ہوتا ہے

اسلام کی تعلیم کے مطابق قاتل کی سزا موت ہے۔ کیونکہ موت ہی کا ڈر قاتل کو اپنے ارادہ کو تکمیل تک پہنچانے میں روک اور دوسروں کیلئے عبرت کا باعث بن سکتا ہے۔

ذیل میں ہم ایک برطانوی اخبار "سنڈے ڈسپیچ" کے مقالہ افتتاحیہ کے بعض اقتباسات اس موضوع پر درج کرتے ہیں:۔

ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ وقت میں اس (سزائے موت) کی موقوفی میں شدید خطرات ہیں۔ مسلح مجرم کا سایہ ہمارے ملک پر بہت گراں ہے۔ جیسا کہ ہمیشہ ہی ایک خونریز جنگ کے بعد ہوتا ہے۔ اب بھی ایسے افراد پائے جاتے ہیں کہ تشدد کا خیال جن کے دماغوں سے محو نہیں سکتا۔ ایک خوفناک ڈاکو کے سامنے گرفتاری کی صورت میں اگر صرف دس مزید برس کی قید ہی ہو تو وہ اکثر قتل کی طرف مائل ہو جائے گا۔ عمر قید کا خیال بھی اس کے لئے کوئی "سد" ثابت نہیں ہوگا۔ ......

...... یہ صرف پھانسی کے پھندہ کا خوف ہی ہے۔ جو ایک "متشدد" مجرم کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اپنی ڈاکہ کی مہمات پر بندوق ساتھ لے جانے سے پہلے دو مرتبہ سوچ لے۔ اس "سد" کو ہٹا لو تو ایک معزز شہری کے لئے خطرہ ہے

مسلح مجرم کے لئے ابھی پھانسی کا خوف قائم رکھنا ضروری ہے (۲ر نومبر)

ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ برطانوی مدبرین اپنے قانون میں ایسی ترمیم کرنے سے پہلے اس کے بد عواقب پر اچھی طرح نظر ڈال لیں گے۔ لیکن اگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ تو یہ ایک اور قدم ہوگا۔ جو اس دنیا کو اس "بلندی" کی طرف لے جا رہا ہے۔ جہاں سے گرنا اس کے لئے مقدر ہو چکا ہے۔ کہ اس بلندی سے نیچے اور کوئی پستی نہیں۔

دعائے مغفرت:۔ میرے خسر حضرت مرزا محمد اشرف صاحب سابق محاسب و ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ۱۴ر نومبر بروز جمعہ اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے جہلم میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل لاہور

ضروری اطلاع

مندرجہ ذیل دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ جہاں بھی ہوں فوراً لاہور حاضر ہو کر دفتر آبادی جودھامل بلڈنگ میں رپورٹ کریں۔ امراء و پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ کا یہ فرض ہے کہ اگر ان دوستوں میں سے کوئی ان کی جماعت میں ہو۔ تو اس کو فوراً لاہور بھجوا دیں۔ اور اس کی اطلاع بذریعہ خط بھی دیں

ناظر آبادی

نائیک حسام الدین صاحب ولد حکیم غلام محمد صاحب کاہنواں ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گورداسپور

احمد دین صاحب ڈرائیور " × " دار الفضل ۔ قادیان

اللہ دتا صاحب قادیانی × " پکھوان ڈاکخانہ خاص ضلع و تحصیل گورداسپور

عبدالرشید صاحب ولد ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی دار الفضل قادیان

فقیر احمد صاحب " لدھا خاں صاحب مانگٹ اونچا ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مہتہ نذیر احمد صاحب " حکیم عطا محمد صاحب دار العلوم۔ قادیان

ناظر خانصاحب ڈیرہ نانوالہ ڈاکخانہ داؤد و تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ

فتح محمد صاحب ڈاکخانہ اولکھ ضلع گورداسپور

جمعدار سید مختار احمد شاہ صاحب ولد سید پیر احمد شاہ صاحب شاہ مسکین ڈاکخانہ فیض پور کلاں تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ

عبدالقادر صاحب ولد ملک غلام نبی صاحب کھارا ۔ قادیان ۔ ضلع گورداسپور

صادق علی ولد روشن خاں صاحب ڈیرہ بابا نوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور

مختار احمد ولد سراج الدین صاحب تیجہ کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور

غلام فرید ولد جھنڈے خاں صاحب شکار ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

اللہ دتا گجراتی ڈھیرے کے کلاں ڈاکخانہ ضلع گجرات

محمد ابراہیم صاحب ولد مولوی فضل صاحب خان فتح ڈاکخانہ بٹالہ ضلع گورداسپور

حوالدار عطاء اللہ صاحب معرفت پیر عبدالغنی صاحب بمقام رکھی ڈاکخانہ پاپڑیال ضلع گجرات

محمد اسمٰعیل صاحب جہورہ بمقام جہورہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ

عبدالرحمٰن صاحب کھارا ولد فضل کریم صاحب کھارا قادیان ۔ ضلع گورداسپور

مولوی علی احمد صاحب ولد قائم الدین صاحب ٹھیکریوالہ ۔ ڈاکخانہ قادیان ۔ ضلع گورداسپور ۔ غلام علی صاحب ولد ابراہیم صاحب ریو کے ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور۔ حوالدار عبدالغنی صاحب بمقام سیکھواں ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور ۔ دار البرکات شرقی قادیان ۔ سپاہی محمد بشیر صاحب بگول ڈاکخانہ بھینیاں ضلع گورداسپور ۔ محمد یعقوب سپاہی ۔ امداد علی سپاہی ولد غلام محمد ۔ مبارک احمد صاحب امیر احمد صاحب ولد فضل الدین صاحب پیرودٹ۔ ڈاکخانہ بٹالہ ۔ ضلع گورداسپور احمد دین صاحب ولد فضل الدین صاحب شاہ پور۔ ڈاکخانہ و ضلع گورداسپور نذیر احمد صاحب امین آبادی ۔ دار الفضل قادیان

محمد یعقوب صاحب واقف زندگی ولد محمد دین صاحب گجہ چک ڈاکخانہ گکھڑ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

عبدالماجد صاحب صدیقی ولد حکیم عبدالصمد صاحب ۔ دار الفضل قادیان

جمعدار سراج الدین صاحب محلہ ناصر آباد قادیان ۔ عالم شریف صاحب۔ بگول ڈاکخانہ بھینیاں ضلع گورداسپور ہنگا خانصاحب ولد غلام محمد صاحب ۔ حمید احمد صاحب کھارا ولد عطا محمد صاحب کھارا قادیان ضلع گورداسپور (باقی)

مجالس خدام الاحمدیہ بیدار ہو جائیں

خدام الاحمدیہ! آپ نے الفضل میں صدر محترم کا پیغام پڑھ لیا ہوگا۔ جن حالات میں ہمیں اپنے مقدس مرکز سے باہر آنا پڑا ہے۔ یہ حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ ہم اپنے مرکز میں بہت جلد جانے کی تیاری کریں۔ خدا تعالیٰ کے وعدے ہمارے سامنے ہیں۔ ہمیں اس کے فضل کو بہت جلد جذب کرنا چاہیے۔ اور اس کے لئے پوری طرح تیار رہنا چاہیئے۔ اگر ہم نے اس میں کوتاہی کی تو ڈر ہے کہ کہیں ہماری سستیوں کی پاداش میں بیرونی کا عرصہ لمبا نہ ہو جائے۔

پس ضرورت ہے اس امر کی۔ کہ ہم اپنے فرائض کو پہچانیں۔ اور ان کی ادائیگی میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ تا خدا تعالیٰ کا فضل بہت جلد ہم پر نازل ہو۔ اپنے "معاد" کی طرف جانے کے لئے ہمیں اپنی تنظیم کو مکمل کرنا چاہیئے اور اپنی صحتوں کو اس قابل بنانا چاہیئے کہ ہم سختیوں کو برداشت کر کے اپنے فرائض کو ادا کر سکیں۔ ہم میں سے ہر رکن کو روزانہ باقاعدہ ورزش کرنا ضروری ہے۔ فنون حربیہ کی تعلیم حاصل کرنی لازمی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر اپنے نظام کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔

پس پاکستان کے جملہ احمدی نوجوان خصوصاً اس طرف توجہ دیں۔ تمام احمدی نوجوانوں کو منظم کر کے مجالس خدام الاحمدیہ قائم کریں۔

چونکہ گذشتہ فسادات میں بہت سے لوگ ادھر ادھر چلے گئے ہیں۔ اور مرکز کو ان کی اطلاع نہیں ہے ویسے بھی نئے انتخابات نزدیک آ رہے ہیں۔ اس لئے جملہ جماعتیں اس طرف متوجہ ہوں۔ اور مجالس قائم کر کے عہدیداروں کا انتخاب کر کے مرکز میں ان کی اطلاع دیں۔

اب ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے۔ اسلئے جلد از جلد تنظیم مکمل کر لیں۔ اور منتظر رہیں۔ کہ ان کے لئے کیا پروگرام وضع کیا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کو ملک و ملت کے لئے مفید وجود بنائے۔ تا ہندوستان میں جہاں سے اسلام کے نام کو مٹانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ اسلام کا جھنڈا پھر دوسرے تمام جھنڈوں سے اوپر لہراتا نظر آئے۔ اور احمدیت پہلے سے بہت بڑھ کر شان و شوکت کے ساتھ دنیا میں پھیلے۔ اور ہم کامیابیوں اور تمکنتوں کے ساتھ ایک بار پھر اپنے مقدس مرکز میں داخل ہوں۔ آمین

دفتر خدام الاحمدیہ کا پتہ یہ ہے:-

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۸ میکلوڈ روڈ لاہور

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ لاہور (پاکستان)

نقصان جائداد کا رجسٹریشن

احباب قادیان کے لئے ضروری ہدایت

حکومت پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ جن مسلمانوں کی جائدادیں مشرقی پنجاب میں ضائع ہوئی ہیں انہیں اپنے نقصان کی تفصیل درج کر کے مغربی پنجاب کے مقرر کردہ افسر کے دفتر میں اپنے نقصان کو رجسٹر کرا دینا چاہیئے اور اس نقصان کی وجہ سے اگر کوئی مطالبہ پیش کرنا ہو تو وہ بھی پیش کر دینا چاہیئے اس افسر کے عہدہ کا نام اور پتہ یہ ہے:-

Registrar of claims Rehabilitation Department West Panjab Government, Lahore

اس تعلق میں ان دوستوں کی ہدایت کے لئے جن کی جائدادوں کا قادیان میں نقصان ہوا ہے۔ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انہیں بھی دفتر مذکور میں درخواست دے کر اپنا نقصان رجسٹر کرا دینا چاہیئے۔ درخواست میں جائداد کی تفصیل اور مالیت اور جائے وقوع درج کرنا ضروری ہے۔ مگر یہ بات یاد رکھی جاوے۔ کہ چونکہ قادیان ہمارا مقدس مرکز ہے۔ اس لئے قادیان کی جائداد کے بدلہ میں کسی جائداد کا مطالبہ نہ کیا جائے اور نہ ہی قادیان کے ملحقہ دیہات ننگل باغبانان اور بھینی بانگر اور کھارا کی ضائع شدہ جائداد کے بدلہ میں کوئی مطالبہ کیا جائے بلکہ صرف نقصان رجسٹر کرا دیا جائے۔ البتہ قادیان اور مندرجہ بالا تین مواضعات کے علاوہ دوسری جائدادوں کے مقابلہ پر مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح قادیان اور ان تین دیہات کی جائداد منقولہ کے مقابلہ پر بھی مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

اشتہار زیر دفعہ ۵ ۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری عزیز احمد صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ پی ۔ سی ۔ ایس سب جج صاحب بہادر درجہ اول سرگودہا

دعوے دیسراج بنام مول چند

یا دعوے ۲۰۰۰/- بنام مولچند مدعا علیہ ۔ ولد حکم چند قوم چھبڑہ بلاک ۲۰ سرگودہا مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مولچند مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اسلئے اشتہار ہذا بنام مولچند چھبڑہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر آپ مذکور تاریخ ۱۲ ۱۰ بمقام سرگودہا حاضر عدالت ہذا نہ ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آ دیگی ۔

آج بتاریخ ۱۱/۱۱/۴۸ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

ہندوستان کی حکومت کے لئے تازیانۂ عبرت

آزاد خیال دنیا کی نظر میں انڈین یونین کی بدنامی یقینی ہے

(جوناگڑھ اور کشمیر پر بیک وقت قبضے کی مذمت)

سٹیٹسمین دہلی نے ۲۲ نومبر کے اداریہ مقالہ میں جوناگڑھ کے زیر عنوان ریاست حیدرآباد دکن اور انڈین یونین کے تعلقات کے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ انڈین یونین کو چاہیئے۔ کہ تخویف کے طریقوں سے پرہیز کرے۔ تاکہ اس کے علاقیاتی اور فرقہ وارانہ اغراض کے متعلق غلط فہمیاں پیدا نہ ہوں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ کہ اگرچہ انڈین یونین کے بڑے بڑے لیڈروں نے حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لینے سے پہلے قسمیں کھائی تھیں۔ کہ وہ پر امن طریقوں پر عامل ہوں گے۔ لیکن ان قسموں کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ آزادی حاصل کرنے کے بعد چند ہی ہفتوں میں انہی لیڈروں کی رہنمائی میں یونین کی فوج اور مسلح پولیس جوناگڑھ اور کشمیر میں جا گھسی ہے۔ ان کے علاوہ مانا ودر منگرول اور بابریاباد میں بھی اور نیلگری اور رشامد ٹراپور میں بھی۔ ان آخر الذکر ریاستوں کے بارے میں تو شاید وہ حق بجانب ہو بھی۔ لیکن کشمیر پر جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور جوناگڑھ پر جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے بیک وقت اس کا قبضہ کر لینا تو منطقی طور پر کسی طرح بھی حق بجانب ہونا ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر انڈین یونین کی پالیسی جارحانہ اور غاصبانہ سمجھی گئی۔ تو آزاد ہندوستان کے تمام کھرے پن پر بٹہ لگ جائے گا۔ اور آزاد خیال دنیا کی نظر میں اس کی بدنامی یقینی ہوگی۔

اعراب فلسطین کو انکی زمینوں سے بیدخل کرنیکی ایک چال!

تقسیم کو بروئے کار لانے کیلئے مجوزہ کمیشن صریحاً یکطرفہ ہے

جمیعت اقوام میں سر محمد ظفر اللہ کی تقریر

لیک سیکسیس ۲۱ نومبر۔ پاکستان ڈیلیگیشن کے قائد چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے آج جمیعت اقوام میں فلسطین پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے تقسیم کمیٹی کی سفارشات پر سخت نکتہ چینی کی۔ آپ نے تقسیم کے نتیجے میں پیدا ہونے والی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ بعض شہر اور دیہات تو عرب علاقے میں شامل کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن ان کے چاروں طرف کا بیرونی علاقہ یہودیوں کو دیدیا گیا ہے۔ جس سے وہ محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔ نیز حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ ان زرعی اراضیات پر جو ایک سال تک زیر کاشت نہ لائی جائیں۔ خود قبضہ کر لے۔ چنانچہ خطرہ ہے۔ کہ اس طرح عربوں کی بہت سی زمینیں یہودی حکومت کے قبضہ میں چلی جائیں گی۔ اس سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہودی علاقے کے بسنے والے عربوں کو ان کی زمینوں سے بیدخل کرنے کی ایک چال ہے۔ جو چلی جا رہی ہے۔

آپ نے تقریر کے دوران میں پانچ ممبروں پر مشتمل مجوزہ کمیشن کو یکطرفہ قرار دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس کے پانچوں ممبر پہلے ہی تقسیم کے علمبردار ہونے کا اعلان کر چکے ہیں۔ نیز کمیشن کے وسیع اختیارات پر بحث کرتے ہوئے آپ نے سوال کیا کہ کمیشن کے اختیارات کی قانونی اساس کیا ہے۔ اور اقوام متحدہ کے چارٹر میں اس قسم کے اختیارات استعمال کرنے کا کہاں ذکر ہے؟

استنبول کانفرنس کیلئے ہندوستانی وفد کی روانگی

کراچی ۲۲ نومبر۔ انڈین یونین کا وفد بین الاقوامی آرگنائزیشن کی استنبول کانفرنس میں شرکت کے لئے آج کراچی سے روانہ ہو گیا۔

استنبول کانفرنس کے بعد یہ وفد ہوانا کی کانفرنس میں شریک ہوگا۔ جو ۶ دسمبر کو ہونی ہے۔

سندھ میں ایک خفیہ انقلابی پارٹی کا سراغ

۰۰۰،۷۵ روپیہ فوراً برآمد کرا لیا گیا

کراچی ۲۲ نومبر۔ کل نیک آف انڈیا میں پانچ لاکھ ستر ہزار روپے کی جو چوری ہوئی تھی۔ اس کے سلسلے میں پولیس نے دو مشتبہ اشخاص کو گرفتار کر کے ان سے پچھتر ہزار روپیہ برآمد کرایا ہے مزید تحقیقات کے بعد پولیس پر بعض ایسے راز کھلے ہیں۔ جن سے اس قسم کے گذشتہ ڈاکوں کے مجرموں کا بھی پتہ مل گیا ہے۔ یہ تمام کرتوتیں ایک خفیہ انقلابی پارٹی کے ممبران کی ہیں۔ جو تمام سندھ میں پھیلے ہوئے ہیں۔

دو ماہ کی محنت شاقہ کا نتیجہ

گاندھی جی کے کل انتیس (۲۹) روپے خرچ ہوئے

کراچی ۲۲ نومبر۔ ڈیلی گزٹ کی ایک اطلاع کے مطابق شہزادی الزبتھ کی شادی کے موقعہ پر اپنی طرف سے میز پوش تحفتہً بھیجنے کیلئے گاندھی جی دو ماہ تک آدھ گھنٹہ روزانہ چرخہ کاتتے رہے۔

یہ پہلا تحفہ ہے۔ جو گاندھی جی نے اپنی طرف سے کسی شادی کے موقع پیش کیا ہے۔ میز پوش کی تیاری میں کل انتیس روپے لاگت آئی ہے۔

فوجی خدمات شکریہ سے قبول کیجائینگی

برطانوی افسروں کے نام پنڈت نہرو کا پیغام

نئی دہلی ۱۷ نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے سپریم کمانڈر کے ماتحت کام کرنے والے برطانوی افسروں کے نام ایک پیغام دیتے ہوئے کہا۔ سپریم کمانڈ کے ٹوٹنے کے بعد میری حکومت کی واضح پالیسی یہ ہے کہ ہندوستانی فوج کو جلد سے جلد قومی بنا دیا جائے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ہمیں خاص تعداد میں تجربہ کار برطانوی افسروں کی ضرورت ہے بالخصوص ٹیکنیکل ماہرین کی۔ جو برطانوی افسر اس غرض سے اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے تیار ہیں میں انہیں اپنی طرف سے بھی اور حکومت ہند کی طرف سے بھی پوری مدد اور پورے تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔ ہم یقیناً ان کی خدمات کو نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کریں گے۔

قائد اعظم کا پیغام پاکستان کی فوج میں کام کرنیوالے

برطانوی افسروں کے نام

راولپنڈی ۲۲ نومبر۔ قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے ایک انگریز افسر کو جو اس وقت سپریم کمانڈر کے ماتحت کام کر رہا ہے اور جس نے حکومت پاکستان کو اپنی خدمات سپرد کی ہیں۔ پیغام بھیجا ہے۔ کہ وہ آگے آئے اور پاکستان کی افواج کو منظم کرے۔

ان برطانوی افسروں کے لئے جو پاکستان کی فوج میں ملازمت کرنا چاہیں۔ سپریم کمانڈر کے ختم ہو جانے کے فوراً بعد شرائط کا اعلان کر دیا جائے گا۔ پاکستان ایک نیا ملک ہے جس میں بہت سے امور کی انجام دہی ہمارے ذمہ ہے۔ جن میں سے ایک مسلح فوج کی تنظیم بھی ہے۔ ہم عسکری نظام کو نہایت اعلیٰ معیار پر پہنچانا ہے۔

پناہ گزینوں کیلئے درآمد شدہ اشیاء پر محصول معاف

کراچی ۲۱ نومبر۔ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام پارسل اور تحائف جو قائد اعظم ریلیف فنڈ میں پناہ گزینوں میں تقسیم ہونے کیلئے آئیں گے۔ ان پر کسی قسم کا محصول نہ ہوگا۔ بحری جہازوں پر آنے والے پارسل اور تحائف بھی اس میں شامل ہوں گے۔

امریکہ کی صدارت اور جنرل آئزن ہوور

واشنگٹن ۲۲ نومبر۔ پریذیڈنٹ ٹرومین نے چیف آف جنرل سٹاف کے عہدے پر جنرل آئزن ہوور کی جگہ جنرل بریڈلے کو مقرر کیا ہے۔ جنرل آئزن ہوور کے متعلق عام چرچا ہے کہ وہ اگلے سال پریذیڈنٹ کے الیکشن کیلئے ریپبلکن پارٹی کی طرف سے بطور امیدوار کھڑے ہوں گے۔

مغربی پنجاب کی اسمبلی پارٹی کا جلسہ

لاہور ۲۲ نومبر۔ آج ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مغربی پنجاب کی مسلم لیگ پارٹی کا ایک اجلاس ۳۰ نومبر بروز اتوار ساڑھے دس بجے صبح اسمبلی چیمبر میں ہوگا۔

ہندوستان میں نمک سازی کی صنعت

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ کل ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے مرکزی اسمبلی میں اس بات کا اظہار کیا کہ حکومت ہندوستان نے نمک سازی کی صنعت کو ترقی دینے کے لئے تمام تجاویز مکمل کر لی ہیں۔

قادیان کی مقدس بستی پر منظم حملہ گندی اور گھناؤنی تہذیب کا بدترین مظاہرہ ہے

بلجیم کانگو یونین کا تار پنڈت نہرو کے نام

از نامہ نگار خصوصی مقیم مشرقی افریقہ

ٹبورا ۲۲ نومبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بلجیم کانگو یونین کے سیکرٹری نے انڈین یونین کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے نام ایک تار ارسال کیا ہے جس میں مسلمانوں کے قتل عام اور خصوصاً جماعت احمدیہ کے مقدس مرکز قادیان پر پولیس اور سکھوں کے منظم حملے کا ذکر کرتے ہوئے سخت غم و غصہ کا اظہار کیا ہے اور ان کو غیرت دلاتے ہوئے لکھا ہے کہ کیا وہ انڈین یونین کے باشندوں کو اسی گھناؤنی اور گندی تہذیب کا سبق دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

عبادتگاہوں کی بے حرمتی ایک مذموم فعل ہے

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ گاندھی جی نے پرارتھنا کے بعد اپنی تقریر میں کہا۔ ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں میں سے جو لوگ کسی عبادت گاہ کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ میرے نزدیک وہ خود اپنے مذہب کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ ان کا یہ فعل قابل مذمت ہے۔ (ا۔پ)

غیر مسلموں کے جان و مال کی حفاظت کی تلقین

حیدر آباد ۲۱ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد کے مسلمانوں کی مقتدر انجمن اتحاد المسلمین کے صدر نے ریاست حیدر آباد کی تمام ماتحت مجالس کے نام ہدایات بھیجی ہیں۔ جن میں کہا گیا ہے۔ کہ وہ غیر مسلموں کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کرنے میں پوری پوری کوشش کریں۔

اتحاد و اشتراک کے بغیر اسلامی ممالک کی زندگی خطرے میں ہے

لاہور ۲۲ نومبر۔ لاہور کے مسلم اخبارات کے ایڈیٹروں کی طرف سے مصری اخبار نویسوں مسٹر صالح اشماوی اور عبدالقادر حمزہ کے اعزاز میں پارٹی دی گئی۔ جس میں مغربی پنجاب کے وزراء کے علاوہ راجہ غضنفر علی خان نے بھی شمولیت فرمائی۔ اس تقریب میں تمام اسلامی ممالک کی ایسوسی ایشن بنائی گئی تاکہ باہمی اتحاد و اشتراک ترقی کرے۔

مولانا ظفر علی خان نے مشرقی پنجاب کے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر تمام اسلامی ممالک اپنی زندگی کو قائم رکھنا چاہتے ہیں، تو ان سب کو متحد ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ ان کی زندگی ہر وقت خطرے میں ہوگی۔ (ا۔پ)

انقلابی کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر گرفتار کر لئے گئے

کلکتہ ۲۲ نومبر۔ آج صبح بنگال سپیشل پاورز آرڈیننس کے ماتحت آل انڈیا انقلابی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری مسٹر سمندر ناتھ ٹیگور کو بمعہ ان کے دو ساتھیوں کے گرفتار کر لیا گیا۔ (ا۔پ)

میجر جنرل کیری آپا کا نیا عہدہ

نئی دہلی ۲۱ نومبر۔ لفٹننٹ جنرل سر فرانسس ٹکر کمانڈر انچیف ایسٹرن کمانڈ انڈین آرمی سے فارغ کر دیئے گئے ہیں۔ اور ان کی جگہ انڈین آرمی کے سب سے سینئر میجر جنرل کے۔ ایم کیری آپا کو مقرر کیا گیا ہے۔ میجر جنرل کیری آپا پہلے ہندوستانی افسر ہیں جو اس عہدہ پر مقرر کئے گئے ہیں۔ ا۔پ

مجلس اتحاد المسلمین کو سردار پٹیل کیطرف سے دعوت ملاقات

حکومت نظام اور حکومت ہند میں دوبارہ گفتگو کے امکانات

دہلی ۲۲ نومبر۔ حکومت نظام کا ایک وفد ہندوستان کے ریاستی محکمہ کے ساتھ ریاست حیدر آباد کے آئینی مستقبل کے سوال پر دوبارہ گفت و شنید کرنے کے لئے کل دہلی پہنچا۔ اس وفد کی قیادت نواب معین نواز جنگ کر رہے ہیں وفد نے کل شام ہندوستان کے ریاستی محکمہ کے سیکرٹری مسٹر وی کے مینن سے ملاقات کی۔ حیدر آباد کی مجلس اتحاد المسلمین کے نمائندہ مسٹر قاسم رضوی بھی دہلی پہنچ گئے ہیں۔ باخبر سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ آپ ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل کی دعوت پر دہلی تشریف لائے ہیں۔ آپ حیدر آباد کے سیاسی درجے کے متعلق مجلس اتحاد المسلمین کا نقطہ نظر حکومت ہند کے سامنے پیش کریں گے۔ امید ہے کہ چار پانچ روز میں حیدر آباد کے تمام نمائندے واپس چلے جائیں گے۔

ریاستی جھگڑوں کا حل

لارڈ مونٹ بیٹن کی نظر میں

لنڈن ۲۱ نومبر۔ لارڈ مونٹ بیٹن گورنر جنرل ہندوستان نے انڈین جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے ایک اجتماع میں شرکت کی۔ لارڈ مونٹ بیٹن نے اس موقعہ پر ہندوستانی ریاستوں کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا میں اس امر کی تائید میں ہوں کہ ریاست کشمیر، حیدر آباد اور جونا گڑھ میں استصواب رائے کے ذریعے معلوم کر لیا جائے کہ وہاں کے عوام پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں۔

پاکستان میں وسیع پیمانے پر کارخانے کھولنے کی تجویز

کراچی ۲۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کے وزیر تجارت نے پاکستان کے صوبوں کے جملہ وزرائے صنعت کی ایک کانفرنس ۸ دسمبر کو کراچی میں بلا رہے ہیں۔ اس میں پاکستان میں ہائیڈرو الیکٹرک پلانٹ، کپڑا، اسلحہ، کھانڈ اور جوٹ کے کارخانے کھولنے پر غور و خوض کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اشیاء کی درآمد اور برآمد کے متعلق حکومت کی پالیسی پر بھی سوچ بچار کیا جائے گا۔

سندھ میں ہندو زمیندار عمداً فصلیں نہیں بیچ رہے

قلت خوراک اور مالیہ میں کمی کا اندیشہ

کراچی ۲۲ نومبر۔ آج حکومت سندھ کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہندو زمیندار عمداً فصلیں نہیں بیچ رہے ہیں۔ چنانچہ خطرہ ہے۔ کہ ان کی یہ حرکت آئندہ سال صوبے میں قلت خوراک کا باعث نہ ہو جائے۔

حکومت تحقیقات کر رہی ہے۔ اگر یہ ثابت ہو گیا۔ کہ کسی زمیندار نے اس ربیع کی فصل میں گزشتہ سال کی نسبت کم کاشت کی ہے۔ تو اس کی زمین قانون آباد کاری کے ماتحت حکومت اپنے قبضے میں لے لیگی۔ (ا۔پ)

پنجاب کے زیر حراست افراد کا باہم تبادلہ

امرتسر ۲۲ نومبر۔ پنجر اپول گؤشالہ کی چالیسویں سالگرہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر گوپی چند بھارگوا نے بیان کیا کہ دفتر کی سہولتیں میسر نہ آنے کی وجہ سے مشرقی پنجاب اور مغربی پنجاب کی حکومتوں نے ملکر یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ دونوں قوموں کے ان افراد کا جو دونوں طرف فسادات کے سلسلے میں زیر حراست ہیں باہم تبادلہ کر لیا جائے۔ اس بارے میں سرکاری اعلان عنقریب جلد ہو جائے گا۔

اقلیتوں کو حکومت میں شامل کرنیکے لئے وزیر اعظم سندھ کی مساعی

کراچی ۲۲ نومبر۔ سندھ کے وزیر اعظم مسٹر ایم۔ اے کھوڑو نے آج پروفیسر این۔ آر ملکانی اور الیشر داس دردمل کو کانگرس پارٹی کے مستقبل کے بارے میں گفت و شنید کرنے کے لئے مدعو کیا۔ خیال ہے کہ وزیر اعظم سندھ نے ہندو اقلیتوں کو ان کا جائز حق دینے کے لئے تیار ہیں۔ ان کانگرسی ممبروں سے کہا کہ اسمبلی کے جو کانگرسی ممبران سندھ چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو جائیں۔ اس طرح ہندوؤں کا وہ طبقہ آگے آ جائیگا جو لیگ کے ساتھ حکومت کے معاملات میں پوری طرح تعاون کرنے کو تیار ہے۔ مثلاً پنچایت فیڈریشن وغیرہ۔

آج گوبند رام پریتم داس صدر پنچایت فیڈریشن نے بھی گورنر سندھ سے ملاقات کی